بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ۔ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۲۹

الفضل

روزنامہ

ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم چہارشنبہ

The Daily

ALFAZL

RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	۴ ظہور ۱۳۴۴ ہش ۶ ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ ۴ اگست ۱۹۶۵ء	نمبر ۱۷۵

اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو اس لئے قائم کیا ہے تا یہ جماعت تمام دنیا کے لئے نمونہ بنے

ہم دنیا کیلئے نمونہ نہیں بن سکتے تاوقتیکہ ہم قرآن مجید پر کماحقہ عمل نہ کریں

ہم میں سے ہر ایک کو قرآنی اوامر و نواہی پر عمل پیرا ہو کر اپنے آپ کو دنیا کیلئے ایک نمونہ بنانا چاہیئے

مرکزی تعلیم القرآن کلاس سے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا اختتامی خطاب

ربوہ۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے مورخہ ۲۹ جولائی کی شام کو دوسری مرکزی تعلیم القرآن کلاس کے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے علی الخصوص جماعت احمدیہ کے افراد کے لئے قرآن مجید کے جملہ اوامر و نواہی پر پورے تعہد اور عزم و ہمت کے ساتھ عمل پیرا ہونے کی اہمیت کو بڑے دلنشین انداز میں واضح فرمایا۔ آپ نے انہیں یاد دلایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت احمدیہ کے قیام کی ایک بنیادی غرض یہ بیان فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جماعت کو تمام دنیا کے لئے ایک نمونہ بنانا چاہتا ہے۔ آپ نے فرمایا ہمارا اولین فرض ہے کہ ہم اپنی زندگیوں کو ایسا بنائیں کہ یہ غرض بہ تمام و کمال پوری ہو سکے۔ یہ عظیم الشان غرض اس وقت تک پوری نہیں ہو سکتی جب تک کہ ہم قرآن مجید کے ایک ایک حکم پر کماحقہ عمل کر کے نہ دکھائیں اس کے بغیر ہم دنیا کے لئے ہرگز نمونہ نہیں بن سکتے۔ اس لئے ضروری اور اشد ضروری ہے کہ ہم محض قرآن کریم پڑھنے اور اس کے علوم سیکھنے پر ہی اکتفا نہ کریں بلکہ قرآن مجید کے جملہ اوامر و نواہی پر بدل و جان عمل پیرا ہوں حتیٰ کہ ہماری کوئی حرکت اور کوئی سکون بھی قرآنی تعلیم کے خلاف نہ ہو

محترم صاحبزادہ صاحب موصوف اس خصوصی تقریب میں طلباء کلاس سے خطاب فرما رہے تھے جو کلاس کے کامیاب اختتام پر نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے منعقد کی گئی تھی۔

تعلیم القرآن کلاس کے مختصر کوائف

یاد رہے سال گزشتہ کی طرح یہ دوسری مرکزی تعلیم القرآن کلاس نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر اہتمام یکم جولائی سے ایک ماہ کے لئے جاری کی گئی تھی۔ کلاس روزانہ صبح ۷ بجے سے سوا گیارہ بجے تک منعقد ہوتی رہی۔ امسال اس میں ربوہ اور بیرونجات کے ۱۱۵ احباب نے شرکت کی جبکہ گزشتہ سال صرف ۷۲ احباب شریک ہوئے تھے۔ ان میں نوجوان بھی شامل تھے اور ادھیڑ عمر کے لوگ اور بوڑھے بھی، معمولی تعلیم یافتہ بھی اور اعلیٰ تعلیم یافتہ بھی۔ چنانچہ میٹرک سے لے کر ایم۔ اے پاس تک مختلف طبقوں اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے احباب نے ایک ماہ مرکز میں گزار کر نہایت ذوق و شوق کے ساتھ قرآنی علوم سیکھے۔ پھر امسال پہلی مرتبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی تحریک پر مستورات نے بھی اس کلاس سے استفادہ کیا۔ ان کے لئے باقاعدہ پردہ کا انتظام تھا۔ اس انتظام کے تحت ۴۲ مستورات نے ایک ماہ تک باقاعدگی سے اس کلاس میں شرکت کی۔

گزشتہ سال قرآن مجید کے ابتدائی آٹھ پاروں کا ترجمہ اور مختصر تفسیر پڑھائی گئی تھی۔ امسال کلاس میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب اور مکرم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب نے مزید آٹھ پاروں کا ترجمہ اور تفسیر پڑھائی۔ محترم مولانا محمد صادق صاحب مبلغ سماٹرا نے بھی کچھ روز متبادل انتظام کے تحت محترم مولانا ابو العطاء صاحب کی بجائے درس دیا۔ احادیث محترم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے پڑھائیں آپ نے ریاض الصالحین کا درس دیا۔ اس درس میں مکرم حکیم خورشید احمد صاحب شاد نے بھی حصہ لیا۔ علوم قرآن اور علوم احادیث پر جن علمائے کرام نے لیکچرز دیئے ان میں مکرم چوہدری محمد شریف صاحب، مکرم مولوی دوست محمد صاحب، مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر، مکرم مولوی محمد صادق صاحب، مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر، مکرم قاضی محمد نذیر صاحب، مکرم مولانا ابو العطاء صاحب، مکرم چوہدری رشید الدین صاحب مکرم مولوی خورشید احمد صاحب، مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف، مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۳ اگست بوقت ۸ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کل اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ — الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں

اخبار احمدیہ

● مکرم امیر صاحب جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ اطلاع دیتے ہیں کہ:۔

مورخہ ۸ اگست بروز اتوار جامع مسجد سیالکوٹ میں صبح ساڑھے نو بجے ضلع کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کا ایک اہم اجلاس ہو رہا ہے۔ جس میں صوبائی امیر محترم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ بھی تشریف فرما ہوں گے ضلع سیالکوٹ کی احمدی جماعتوں کے جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ ضرور اس میں شامل ہوں۔

● — انڈونیشیا سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں کے مبلغ مکرم صالح شبیبی صاحب کی اہلیہ صاحبہ اور بچہ سخت بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔ (وکیل التبشیر ربوہ)

● — مورخہ ۶ اگست بروز بدھ بعد نماز مغرب مسجد خضر سلطانہ دار الرحمت وسطی ربوہ میں مکرم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل سابق مبلغ فلسطین "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام" کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے۔ مقامی احباب سے شرکت کی درخواست ہے۔ (صدر محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ)

● — مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب مہتمم تحریک جدید و وقف جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ تا حال سرگودہا ہسپتال میں بیمار ہیں۔ ویسے طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں:

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مسعود احمد مبشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

باتوں کا وقت گزر چکا۔ اب عمل اور صرف عمل کرنے کا وقت ہے

اب اللہ تعالیٰ دیکھنا چاہتا ہے کہ تم اپنے عمل سے کس حد تک اپنے دعوؤں کو سچا ثابت کر دکھاتے ہو

خدام الاحمدیہ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ایک ایمان افروز خطاب

فرمودہ ۲۹ ستمبر ۱۹۴۶ء ۔ بعد نماز ظہر پارک روڈ دہلی

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ نے بولنا اور تقریر کرنا اپنے دل کی صفائی اور دوسروں کے دلوں کی صفائی کے لئے بنایا ہے لیکن اس چیز کو دنیا نے آہستہ آہستہ تماشہ اور کھیل کا ذریعہ بنا لیا ہے۔ جتنی جتنی نیکی ترقی کر رہی ہے۔ اتنا ہی شیطان اسے بدلنے کی کوشش کر رہا ہے۔ دوسروں کو نصیحت کرنا ایک بڑی نیکی ہے۔

نصیحت کے معنے

اخلاص اور خیر خواہی کے ہیں۔ جب کوئی کہتا ہے کہ مجھے نصیحت کرو تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ میری خیر خواہی کرو اور میرے لئے اچھا راستہ تلاش کرو۔ لیکن اب اس چیز کو بھی لوگ کھیل اور تماشے کا ذریعہ بنا رہے ہیں اور آج کل کے نوجوان عجیب مرض میں مبتلا نظر آتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ وہ کوئی ایسا عمل کریں جو ان کی زندگی کا میاب بنانے والا اور مخلوقِ خدا کو فائدہ پہنچانے والا ہو۔ یہ رٹ لگائے جاتے ہیں کہ ہمیں کوئی نصیحت کریں، چنانچہ جب بھی وہ کسی لیڈر یا راہنما سے ملتے ہیں تو جھٹ کاپی آگے کر دیتے ہیں کہ اس پر کوئی نصیحت لکھ دیں۔ غرض لفظ ہدایت ارشاد اور

نصیحت ایک مشغلہ سا بن گیا ہے

اور آسان قیمتی لفظ جس کے لئے بڑے بڑے مفکر اور ریفارمر پیدا ہوتے آئے ہیں۔ محض ایک رواج بن گیا ہے۔ پچھلے دنوں کچھ نوجوان میرے پاس بھی آئے اور میرے سامنے کاپیاں پیش کیں کہ کوئی نصیحت لکھ دیں۔ میں نے ہر ایک کی کاپی پر یہ لکھا کہ لغو باتوں سے اسلام روکتا ہے وہ میرے اس فقرہ کو پڑھ کر بہت خوش خوش گئے کہ گویا میں نے ان کی خواہش کو پورا کر دیا، ان کو یہ سمجھ نہ آیا کہ میں نے ان کے فعل پر طنز کی ہے۔ یہ

ہمارے ملک کے لوگوں کی عادت

ہے کہ جب کوئی نئی بات نکلے فوراً اس کی تقلید کرنا شروع کر دیتے ہیں، مجھ سے خدام الاحمدیہ دہلی کے عہدہ داروں نے یہ خواہش کی ہے کہ میں ان کو کچھ نصیحتیں کروں جہاں تک باتوں کا تعلق ہے وہ بہت ہو چکی ہیں اور باتوں کا زمانہ بہت لمبا ہو گیا ہے۔ باتیں یا سونے کے لئے کی جاتی ہیں یا کام کرنے کے لئے کی جاتی ہیں۔ راتوں کو مائیں بچوں کو سلانے کے لئے باتیں سناتی ہیں اور دن کو لوگ آپس میں باتیں کرتے ہیں کہ اس طرح ان کو کوئی معقول بات مل جائے۔ جو ان کے کام میں آسانی پیدا کرے۔ ہماری باتیں سونے کے لئے نہیں ہو سکتیں۔ کیونکہ ایسے

مصائب اور دکھوں کے زمانہ میں

سونا موت سے کسی طرح کم نہیں ہو سکتا۔ باقی رہیں دوسری باتیں جو کام میں آسانی پیدا کرتی ہیں وہ بھی کافی ہو چکی ہیں اور مزید باتوں کی کوئی خاص ضرورت نظر نہیں آتی۔ ہمارے سلسلہ کو قائم ہوئے ۵۶ سال ہو گئے ہیں۔ جس نے اس عرصہ میں باتوں سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کی، وہ اب آئندہ کی باتوں سے کیا فائدہ اٹھائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے

لاکھوں نشانات

دکھائے جس شخص نے ان نشانات سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کی، آئندہ ظاہر ہونے والے نشانات اسے کیا فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

الم یان للذین اٰمنوا
ان تخشع قلوبھم
لذکر اللہ

کیا مومنوں کے لئے وقت نہیں آیا کہ خدا تعالیٰ کے ذکر اور خدا تعالیٰ کی خشیت سے ان کے دل ڈر جائیں۔ میں بھی یہی نوجوانوں کو کہتا ہوں کہ

الم یان للذین اٰمنوا ان تخشع
قلوبھم لذکر اللہ

کیا ابھی باتوں کا وقت ختم نہیں ہوا

اور کیا اب تک کام کا وقت نہیں آیا۔ کیا اب تک کافی نصیحتیں نہیں ہو چکیں جن کے بعد طریق عمل اور ہدایت کا رستہ واضح ہو جاتا ہے۔ اگر تمہارا طریق عمل یقینی طور پر واضح ہے تو زمانہ اس بات کا تقاضہ کرتا ہے کہ تم اپنی زندگی کو اس سانچہ میں ڈھالنے کی کوشش کرو۔ اگر تمہاری آنکھیں کھلی ہیں۔ اگر تم اپنے اندر فکر کا مادہ رکھتے ہو تو تمہیں سوچنا چاہیئے کہ مسلمان کیا تھے اور کیا بن گئے۔ اور مسلمان کہاں تھے اور کہاں سے کہاں پہنچ گئے۔ مسلمان نوجوان جغرافیہ پڑھتے ہیں نقشہ دیکھتے ہیں میں سمجھ نہیں سکتا کہ ان کے دل کیوں بیٹھ نہیں جاتے۔ کیوں ان کے دلوں میں درد اور اضطراب پیدا نہیں ہوتا۔ ایک دن وہ تھا کہ سارا نقشہ اسلامی حکومتوں کے رنگ سے رنگین تھا۔ یا آج یہ حالت ہے کہ یورپین حکومتیں دنیا پر چھائی ہوئی ہیں اور مسلمان ان کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔

ایک زمانہ وہ تھا

کہ اسلامی رنگ نقشہ میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک بھرا ہوا تھا۔ سپین میں سینکڑوں سال تک مسلمانوں نے حکومت کی ہے یہاں تک کہ آج بھی جاپانی مائیں اپنے بچوں کو یہ کہہ کر ڈراتی ہیں کہ چپ کر چپ کر جوگو (یعنی مسلمان) آ گیا۔ امریکہ میں بھی بعض مسجدیں پائی گئیں ہیں۔ جن سے پتہ لگتا ہے کہ وہاں تک مسلمان پھیلے ہوئے تھے اور فلپائن وغیرہ میں بھی مسلمان موجود تھے۔ غرض کوئی گوشہ دنیا کا ایسا نہ تھا جہاں

اسلامی حکومت قائم

نہ تھی وہ حکومتیں ملکی حکومتیں تھیں۔ امپیریل ازم نہ تھا الاماشاء اللہ اگر کسی زمانہ کے مسلمانوں نے کوئی غلطی کی ہو تو وہ اپنی غلطی کے آپ ذمہ دار تھے۔ اسلام ذمہ دار نہیں مجھے حیرت آتی ہے کہ ان باتوں کو معلوم کر کے بھی مسلمانوں کے دلوں میں معمولی سی گدگدی بھی پیدا نہیں ہوتی، جب کسی زمیندار کے بیٹے سے پوچھا جائے کہ آپ کس خاندان سے ہیں تو وہ گننا شروع کر دیتا ہے کہ میں فلاں چوہدری کا بیٹا ہوں، فلاں چوہدری کا پوتا ہوں۔ لیکن مسلمانوں کے دل اس بات کو نہیں سوچتے کہ ہم کن لوگوں کی اولادیں ہیں۔ اور ہمارے آباؤ اجداد کس شان کے لوگ تھے۔ ساتویں صدی میں جبکہ مسلمان بہت کچھ گر چکے تھے۔ اس گرے ہوئے زمانہ میں بھی مسلمانوں کے اندر اسلام اور

مسلمانوں کے لئے غیرت

موجود تھی۔ اس زمانہ میں مسلمانوں کی حالت یہ تھی کہ خلافت بغداد بالکل تباہ ہو کر ریاستوں کی شکل اختیار کر چکی تھی۔ لیکن نام باقی تھا۔ کہتے ہیں کہ ہاتھی مرا ہوا بھی بھاری ہوتا ہے۔ خلافت تو تھی گو چند گاؤں بھی ان کے قبضہ میں نہ رہے تھے۔ صرف بغداد میں ہی ان کی حکومت محدود تھی۔ باقی سب جگہ دوسری بادشاہتیں قائم ہو گئی تھیں وہ بادشاہ مطلق العنان ہونے کے باوجود خلافت کا احترام کرتے ہوئے یہ کہتے تھے کہ ہم تو نائب بادشاہ ہیں۔ اصل بادشاہ

خلیفہ ہے۔ یوں وہ اپنا قانون چلاتے تھے۔ اپنی فوجیں رکھتے تھے۔ خود ہی لڑائیاں لڑتے تھے۔ خود ہی فیصلے کرتے تھے۔ خود ہی معاملات طے کرتے تھے اور خلیفہ کو پوچھتے تک بھی نہ تھے مگر

اس نام کی بھی برکت تھی

اس زمانہ میں مسلمانوں کے ایک علاقہ میں سے جبکہ مسلمان کمزور ہو چکے تھے۔ یورپین فوجیں گزریں اور انہوں نے کسی مسلمان عورت کو چھیڑا (اس بے چاری کو کچھ پتہ نہ تھا کہ خلافت ٹوٹ چکی ہے اور تقسیم ہو کر مختلف حصوں میں بٹ چکی ہے۔ وہ یہی سنتی آرہی تھی کہ ابھی تک یہاں خلیفہ کی حکومت ہے) اس نے اسی خیال کے ماتحت خلیفہ کو پکار کر بلند آواز سے یالَلْخلیفۃ کہا۔ یعنی اے خلیفہ میں مدد کے لئے تمہیں آواز دیتی ہوں۔ اس وقت وہاں سے ایک قافلہ گزر رہا تھا۔ اس نے یہ باتیں سنیں۔ وہ قافلہ بغداد کی طرف جا رہا تھا۔

پرانے زمانے میں رواج

تھا کہ جب قافلہ شہر میں آتا تو قافلہ کی آمد کی خبر سنکر لوگ شہر کے باہر قافلہ کے استقبال کے لئے جاتے اور تاجر لوگ بھی اس وقت وہاں پہنچ جاتے اور آجکل کی بلیک مارکیٹ کی طرح وہیں مال خرید نے کی کوشش کرتے۔ کیونکہ جو مال باہر سے آتا تھا وہ سفر کی مشکلات کی وجہ سے بہت کم آتا تھا۔ اس لئے ہر ایک تاجر یہی کوشش کرتا تھا کہ وہیں جا کر سودا کرے اور اسے دوسروں سے پہلے حاصل کرلے۔ جب وہ قافلہ آیا اور شہری اس کے استقبال کے لئے شہر سے باہر گئے۔ اور اسے ملے تو اہل شہر نے ان سے سفر کے حالات پوچھنے شروع کئے اور کہا کہ

کوئی نئی بات سناؤ

انہوں نے کہا سفر ہر طرح آرام سے گزرا۔ مگر ہم نے راستہ میں ایک عجیب نظارہ سنا۔ ایک عورت خلیفہ کو آوازیں دے رہی تھی اور مدد کے لئے بلا رہی تھی۔ اس بے چاری کو کیا پتہ کہ اس جگہ اب اس کی حکومت ہی نہیں۔ اور اب وہ خلیفہ تو ار بادشاہ ہے۔ یہ باتیں سُننے والوں میں سے ایک درباری بھی تھا۔ وہ دربار میں آیا اور بادشاہ سے اس بات کا ذکر کیا۔ اس نے کہا آج

ایک عجیب بات

سنی ہے۔ ایک قافلہ فلاں جگہ سے آیا اور اس نے سنایا کہ ایک عورت خلیفہ کو مدد کے لئے پکارتی تھی۔ اگرچہ خلافت اس وقت مٹ چکی تھی مگر معلوم ہوتا ہے کہ ابھی اسلامی ایمان کی کوئی چنگاری باقی تھی۔ خلیفہ میں کوئی طاقت نہ تھی۔ وہ جانتا تھا کہ میں اکیلا ہوں لیکن جب اس نے یہ بات سُنی تو تخت سے اُتر آیا اور ننگے پاؤں چل پڑا اور کہا کہ گو اب خلیفہ کا وہ اقتدار نہیں رہا مگر بہرحال اس عورت نے خلافت کو آواز دی ہے۔ اب میرا فرض ہے کہ میں اس کے پاس جاؤں اور اس کی مدد کروں

یہ بات ایسی ہے

کہ آج یہاں بیٹھے ہوئے ہمارا خون کھولنے لگتا ہے اس زمانہ میں کیوں نہ کھولا ہوگا۔ جونہی یہ بات دوسرے بادشاہوں نے سُنی انہوں نے خلیفہ کو یہ اطلاع بھیجی کہ ہم ہر طرح آپ کی مدد کریں گے۔ آپ اس عورت کو آزاد کرائیں اور ان سے اس کا بدلہ لیں۔ چنانچہ وہ گئے اور انہوں نے اس عورت کو آزاد کرایا اور عیسائیوں سے اس کا بدلہ لیا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ان کے دلوں میں حمیت اور غیرت موجود تھی۔ اور

ایمان کی روشنی

ان کے دلوں میں موجود تھی مگر اب کیا مسلمانوں کے دلوں میں اسلام کے لئے عارضی جوش بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور کیا ان کو اسلام کے لئے قربانیاں کرنے کا شوق ہے۔ کیا ان کے دماغ کبھی غور و فکر نہیں کرتے کہ ہم کیا تھے اور کیا بن گئے۔ اصل بات یہ ہے کہ مسلمانوں پر یہ مصائب اور آفات اس لئے آرہی ہیں کہ وہ اپنی ذمہ داریوں اور فرائض کو سرانجام دینے کی کوشش نہیں کرتے۔ اگر وہ اپنے حالات کا بغور مطالعہ کریں اور ان مصائب کو دور کرنے کا پورا تہیّہ کرلیں اور اس کے ساتھ کوشش بھی کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ ان حالات سے نجات نہ پا سکیں۔ جب اسلام کی حالت ایسی کمزور ہے اور تم اپنی آنکھوں سے یہ چیز دیکھ رہے ہو۔ تو کونسا سبق باقی ہے جو تم سیکھنا چاہتے ہو۔ کیا زمین نے تمہیں سبق نہیں سکھایا۔ کیا آسمان نے تمہیں سبق نہیں سکھایا۔ کیا اردگرد کے ہمسایوں نے تمہیں سبق نہیں سکھایا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ چاروں طرف ہمارے نشان ظاہر ہو رہے ہیں مگر لوگ اندھے ہو کر چلتے ہیں۔ تم ہی بتاؤ کہ کونسی سیکھنے والی بات باقی رہ گئی ہے۔ اور کیوں تمہارا قدم عمل کی طرف نہیں اُٹھتا۔ کس دن کا تمہیں انتظار ہے۔ میں حیران ہوں کہ جو لوگ اپنے وقتوں اور جائدادوں کی قربانیاں نہیں کر سکتے وہ اپنے نفوس کی قربانیاں کس طرح پیش کر دیں گے۔ یہ بات یاد رکھو کہ قومی عزت بغیر قربانیوں کے قائم نہیں ہو سکتی۔ وہ لوگ جنہیں اپنی قومی عزت کا خیال نہیں اور وہ لوگ جن میں قومی غیرت موجود نہیں وہ انسان کہلانے کے مستحق نہیں۔ وہ دنیا میں ایسے ہی پھرتے ہیں جیسے گائیں اور بھیڑیں پھرتی ہیں۔ وہ لوگ اپنی قوم کے لئے کسی فائدے کا موجب نہیں۔ ابتدائی ایام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے

ایک رؤیا میں دیکھا

کہ ایک لمبی نالی ہے جو کہ کئی کوس تک چلی جاتی ہے اور اس پر ہزارہا بھیڑیں لٹائی ہوئی ہیں اور ہر ایک بھیڑ پر ایک قصاب بیٹھا ہے وہ بھیڑیں اس طرح پر لٹائی گئی ہیں کہ ان کا سر نالی کے کنارہ پر ہے کہ تا ذبح کرتے وقت ان کا خون نالی میں پڑے باقی حصہ ان کے وجود کا نالی سے باہر ہے اور ان تمام قصابوں کے ہاتھ میں ایک ایک چھری ہے جو کہ ہر ایک بھیڑ کی گردن پر رکھی ہوئی ہے اور آسمان کی طرف ان کی نظر ہے گویا خدا تعالیٰ کی اجازت کے منتظر ہیں۔ وہ لوگ جو دراصل فرشتے ہیں بھیڑوں کے ذبح کرنے کے لئے مستعد بیٹھے ہیں۔ محض آسمانی اجازت کی انتظار ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ تب میں ان کے نزدیک گیا اور میں نے قرآن شریف کی یہ آیت پڑھی۔ قل ما یعبأ بکم ربی لولا دعاکم یعنی ان کو کہہ دے کہ میرا خدا تمہاری پرواہ کیا رکھتا ہے اگر تم اس کی پرستش نہ کرو اور اسکے حکموں کو نہ سنو میرا یہ کہنا ہی تھا کہ فرشتوں نے یہ سمجھ لیا کہ ہمیں اجازت ہوگئی ہے گویا میرے منہ کے لفظ خدا کے لفظ تھے تب فرشتوں نے جو قصابوں کی شکل میں بیٹھے ہوئے تھے فی الفور اپنی بھیڑوں پر چھریاں پھیر دیں۔ اور چھریوں کے لگنے سے بھیڑوں نے ایک دردناک طور پر تڑپنا شروع کیا تب ان فرشتوں نے سختی سے ان بھیڑوں کی گردن کی تمام رگیں کاٹ دیں اور کہا تم چیز کیا ہو گوہ کھانے والی بھیڑیں ہی ہو۔ اس رؤیا میں اللہ تعالیٰ نے دنیادار اور دنیا پرست لوگوں کی تشبیہ گوہ کھانے والی بھیڑوں سے دی ہے کہ ایسے لوگوں کی خدا تعالیٰ کو پرواہ ہی کیا ہے جس طرح بھیڑیں بغیر کسی درد کے ذبح کی جاتی ہیں اسی طرح ایسے لوگ ذبح کئے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان پر رحم نہیں کھائے گا۔ اللہ تعالیٰ بھی انہیں لوگوں کی پرواہ کرتا ہے جو اس کی پرواہ کرتے ہیں۔ آنحضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی آدمی ہی تھے کہ تمام دنیا کی مخالفت ان کو کوئی گزند نہ پہنچا سکی۔ بلحاظ بشریت کے دوسرے انسانوں کی طرح آپؐ بھی ایک بشر تھے۔ اور ہم دیکھتے کہ اگر ایک انسان کے خلاف ایک گاؤں کے لوگ ہی ہو جائیں تو اس کا جینا دشوار ہو جاتا ہے لیکن تمام دنیا ایک طرف تھی اور آپؐ ایک طرف تھے۔ اس کے باوجود دنیا آپؐ کا بال بھی بیکا نہ کرسکی۔ ان لاکھوں لاکھ انسانوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی غیرت نہ بھڑکی لیکن اس ایک انسان کے لئے خدا تعالیٰ کی غیرت جوش میں آگئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا واللہ یعصمک من الناس گویا

یہ تمام دُنیا کو ایک چیلنج تھا

کہ تم ہمارے اس بندے کو چھیڑ کر تو دیکھو کہ تمہارا کیا حال ہوتا ہے۔ میں اللہ جو تمام کائناتِ عالم کا مالک ہوں میں اس کی حفاظت کرنے والا ہوں۔ بعض دفعہ دشمن آپ تک پہنچ بھی گیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسے معجزانہ طور پر آپ کو بچایا کہ آج تک دنیا ان واقعات کو پڑھ کر حیران رہ جاتی ہے ایک جنگ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس آرہے تھے تو ساتھ ساتھ ایک دشمن بھی چل پڑا۔ صحابہؓ نے خیال کیا کوئی اجنبی آدمی ہے اور اپنا سفر طے کر رہا ہے اس لئے کسی نے اس سے مزاحمت نہ کی۔ مدینہ کے قریب پہنچ کر جب

صحابہؓ کو اطمینان ہوگیا

کہ اب ہم خطرہ والے علاقے سے نکل کر اپنے علاقہ میں داخل ہو گئے ہیں تو آپ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ دیر آرام کرنے کے لئے عرض کیا آپؐ نے اس کی اجازت دیدی دوپہر کا وقت تھا۔ صحابہ رضی مختلف درختوں کے نیچے آرام کرنے کے لئے لیٹ گئے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک علیحدہ درخت کے نیچے جا کو لیٹ گئے۔ اور اپنی تلوار درخت سے لٹکا دی۔ آپؐ کی آنکھ لگ گئی۔ وہ شخص جو لشکر میں آپؐ کا پیچھا کر رہا تھا اس نے آپؐ کی تلوار لی اور تلوار ننگی کرکے آپؐ کو جگایا اور آپؐ کو کہا کہ میں کافی فاصلہ سے آپؐ کا پیچھا کر رہا تھا مگر مجھے موقع نہیں ملتا تھا۔ اب مجھے موقع ملا ہے اور میں آپؐ کو قتل کرنا چاہتا ہوں۔ اب آپؐ بتائیں کہ آپؐ کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بغیر کسی گھبراہٹ کے فرمایا

مجھے اللہ تعالیٰ بچا سکتا ہے

ہزاروں لاکھوں لوگ منہ سے یہ دعوےٰ کرتے ہیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہے لیکن جب کوئی مشکل پیش آتی ہے تو اس یقین اور اعتماد کا ثبوت نہیں دیتے بلکہ دنیوی اسباب کی طرف اپنی نگاہ دوڑاتے ہیں لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

ہوئے یہ فقرہ ایسے یقین اور رعب کے ساتھ کہا کہ اس شخص کے ہاتھ سے تلوار گر گئی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُٹھ کر وہ تلوار پکڑ لی اور تلوار کھینچ کر اس سے پوچھا اب بتاؤ تمہیں مجھ سے کون بچا سکتا ہے۔ اس شخص نے نہایت خوف و ہراس گھبراہٹ میں کہا آپ ہی رحم کریں اور میری جان بخشی کریں۔ آپ نے اسے فرمایا بیوقوف تم نے

مجھ سے سُنکر بھی سبق نہ سیکھا

تمہیں کہنا چاہیئے تھا کہ مجھے اللہ تعالے بچا سکتا ہے۔ آپ کو یہ سُنکر خوشی نہیں ہوئی کہ اس نے میری تعریف کی ہے بلکہ آپ کو تکلیف ہوئی کہ اس نے اللہ تعالے کا نام کیوں چھوڑ دیا۔ اللہ تعالے کا نام کیوں چھوڑ دیا۔ اللہ تعالے کا یہ سلوک کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کے ساتھ کیوں تھا اور اس وقت وہ مسلمانوں کو کافروں پر کیوں غلبہ عطا کرتا تھا اور آج کیوں ان کی اولادوں کو چھوڑ بیٹھا ہے۔ کیا اس وقت نعوذ باللہ خدا بوڑھا ہو گیا ہے یا اب خدا مر گیا ہے یا اس پر تعطل کی حالت طاری ہے یا اسلام کے لئے اس کے دل میں غیرت نہیں رہی یا اسے اسلام سے نفرت ہو گئی ہے نہیں اللہ تعالے کی ذات میں تو کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اور وہ ایسی تبدیلیوں سے پاک ہے اور وہ آلان کما کان ہے بلکہ

حقیقت یہ ہے

کہ مسلمانوں نے اپنے اندر تبدیلی کر لی۔ انہوں نے اللہ تعالے سے اپنا تعلق قطع کر لیا اور اللہ تعالے کی محبت کو جذب کرنے کی بجائے اس سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے بھی ان سے منہ پھیر لیا کہ جاؤ دنیوی سامانوں پر بھروسہ کر کے دیکھ لو ورنہ اللہ تعالے آج بھی اسی طرح اپنے بندوں کی پکار کو سنتا ہے جس طرح وہ پہلے سُنتا تھا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان اپنے عمل سے اسی محبت کا ثبوت دیں جس کا ثبوت ان کے آباء و اجداد نے دیا اور اسی طریقہ کار کو لازم پکڑیں جس پر چل کر ان کے آباء و اجداد نے کامیابی حاصل کی۔

اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ وفادار ہے

جو شخص اس سے وفاداری کرتا ہے اللہ تعالے کبھی اس سے بے وفائی نہیں کرتا۔ پس اگر تم لوگ اللہ تعالے کے فضلوں کے مورد بننا چاہتے ہو تو اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو۔ تم لوگ ایک ہاتھ پر جمع ہوئے ہو اس لئے نہیں کہ مل کر دعویٰ اڑاؤ اور عیش و عشرت کے دن بسر کرو بلکہ تم لوگ اس لئے آگے آئے ہو کہ ہم اسلام کے لئے قربانیاں کریں گے اور اللہ تعالے کی رضا کو اپنا اصل مقصد قرار دیں گے۔ تم اس سلسلہ میں اس لئے نہیں داخل ہوئے کہ مائدے پر بیٹھ کر لقمے اڑاؤ بلکہ تم اسلئے اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو کہ ہم ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر قربانیاں کریں گے اور اسلام کی حکومت کو دنیا بھر میں از سر نو قائم کریں گے۔ پس اپنے اس عہد کو ہمیشہ مد نظر رکھو۔ اگر تم اپنے عہد کو پورا کرتے جاؤ تو دنیا کی کوئی طاقت بلکہ دنیا کی تمام طاقتیں مل کر بھی تمہارے رستے میں روک نہیں بن سکتیں۔ کیونکہ جب تم اللہ تعالے کے ہو جاؤ گے تو پھر اللہ تعالے خود تمہارے لئے کامیابی کے سامان پیدا کرے گا اور تمہارے لئے کامیابی کے رستے کھول دیگا آخر کیا وجہ ہے کہ تمہاری باتوں میں اثر نہیں۔ ایسی چمڑے کی زبان رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھی۔ اور ویسی ہی چمڑے کی زبانیں دوسرے لوگوں کی تھیں لیکن جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان بولتی تھی تو وہ گوشت اور چمڑے کی زبان نہ ہوتی تھی بلکہ وہ خدا تعالے کی زبان ہوتی تھی اس لئے اس زبان کی باتیں پوری ہو کر رہتی تھیں اور دنیا کی طاقتیں ان کو پورا ہونے سے روک نہ سکیں۔ وہی طاقت اور قوت رکھنے والا خدا آج موجود ہے لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ تم اپنے اندر اخلاص اور تقوٰے پیدا کرو اور نیک نیتی کے ساتھ اللہ تعالے کے احکام پر عمل پیرا ہو جاؤ۔ باتوں کا زمانہ گذر گیا اور اب باتوں کا زمانہ نہیں بلکہ عمل کرنے کا زمانہ ہے۔ اللہ تعالے اب دیکھنا چاہتا ہے کہ ان بڑے بڑے دعووں کے بعد تم کتنے قطرے خون دل کے اس کے حضور میں پیش کرتے ہو دنیا کے بادشاہ موتیوں اور ہیروں کی نذریں قبول کرتے ہیں مگر زمین و آسمان کا مالک اور سب بادشاہوں کا بادشاہ یہ دیکھتا ہے کہ کتنے قطرے خون دل کے کوئی شخص ہمارے حضور پیش کرتا ہے۔ ہمارے خدا کے دربار میں ہیروں اور موتیوں کی بجائے خون دل کے قطرے قبول کئے جاتے ہیں۔ دنیا کی قومیں تو اسی زندگی کو ہی اپنا مقصود قرار دیتی ہیں لیکن اللہ تعالے کے بندوں کا اس بات پر یقین ہوتا ہے کہ ان کی حقیقی اور نہ مٹنے والی زندگی اگلے جہان سے شروع ہوگی۔ اس لئے وہ موت سے نہیں ڈرتے۔ دنیا کے لوگ مرنے سے ڈرتے ہیں۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہماری زندگی ختم ہوئی تو ہم ختم ہوئے لیکن

مومنوں کی مثال

روایتی دیو کی طرح ہوتی ہے کہ اس کے خون کے جتنے قطرے گرتے ہیں ان سے اتنے ہی آدمی پیدا ہوتے چلے جاتے ہیں یہی حال خدائی جماعتوں کا ہوتا ہے وہ جتنی جتنی جانی قربانیاں دیتی ہیں اتنی ہی وہ ترقی کرتی ہیں جس طرح سوکھی شاخیں اور سوکھے پتے تنور میں جھونکنے سے آگ تیز ہوتی ہے اسی طرح جوں جوں مرنیوالے مرتے جاتے ہیں اللہ تعالے اس سلسلہ کو اور زیادہ ترقی دیتا ہے اور مرنے والوں کے ناموں کو ہمیشہ کے لئے زندہ کر دیتا ہے جب مرنا ہر ایک نے ہے اور کوئی شخص موت سے بچ نہیں سکتا تو پھر انسان کیوں نہ خدا تعالے کی راہ میں ہی مرے۔ فرض کرو ایک شخص نے بیس سال کی عمر میں ملازمت شروع کی اور ساٹھ سال کی عمر تک وہ ملازمت کرتا رہا اور ہر ماہ اسے پانچ سو روپیہ تنخواہ ملتی تھی تو کیا اس شخص کی چالیس سال کی ملازمت ایسے شخص کے ایک دن سے بھی کوئی نسبت رکھتی ہے جو اللہ تعالے کی راہ میں شہید کیا گیا۔ مرنا تو ہر ایک نے ہے۔ چھوٹے بڑے۔ نوجوان اور بوڑھے سب اجل کا پیالہ پینے والے ہیں۔ کوئی بچپن میں ہی مر جاتا ہے۔ کوئی جوانی میں مر جاتا ہے۔ کوئی بڑھاپے میں مر جاتا ہے۔

کون زندگی کی گارنٹی دے سکتا ہے

پھر ایسی زندگی کو سنبھال کر کرنا ہی کیا۔ کس دن کے لئے یہ زندگی بچانے کی کوشش کریں۔۔۔ اور ایسی زندگی کا کیا فائدہ جبکہ

اسلام اور مسلمان

ذلت اور رسوائی کی حالت میں ہوں۔ عقلمندوں کے نزدیک پاخانے میں مکھی کی زندگی گذارنے سے چھ ماہ کی آزاد زندگی زیادہ بہتر ہے اور پاخانہ میں زندگی بسر کرنے کی بجائے وہ موت کو ترجیح دیتے ہیں۔ جو شخص ہر وقت گندگی میں رہے گا اس کا دماغ بدبو کی وجہ سے سخت پریشان رہیگا اور اسے زندگی کا مزا کیا آئے گا۔ پس ہماری خوشی اور راحت اسی بات میں ہے کہ ہم اللہ تعالے کے ہو جائیں اور اسی کے لئے زندگی بسر کریں۔

بے شک تمہارا یہ کام بھی ہے کہ تم گلیوں اور شہروں کو صاف کرو۔ لوگوں کے آرام کا باعث بنو لیکن اس ظاہری گند سے روحانی گند زیادہ خطرناک ہوتا ہے اہل مغرب نے ظاہری صفائی پر بہت زور دیا اور جسمانی صفائی کے بہت سے انتظام کئے ہیں لیکن روحانی صفائی کا علاج ان کے پاس نہیں جسمانی گند سے جسم مرتا ہے لیکن

روحانی گند سے روح مر جاتی ہے

اور یہ چیز قابل برداشت نہیں کیونکہ روح کے مرنے سے انسان دائمی طور پر جہنمی بن جاتا ہے۔ جسمانی گند کا اثر روحانی گند کے اثر کے مقابلہ میں بہت محدود ہوتا ہے۔ پس تم بے شک ظاہری صفائی کا بھی خیال رکھو لیکن اس سے زیادہ فکر تمہیں روحانی گند کو دُور کرنے کے لئے ہونا چاہیئے۔ اس روحانی گند کو دور کرنے کی کوشش کرو اور قربانی کے معیار کو بہت بلند کرو۔

شوریٰ انصار اللہ کے لئے تجاویز

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ گیارھواں اجتماع انشاء اللہ العزیز مؤرخہ ۱۵-۱۶-۱۷ اکتوبر ۱۹۶۵ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ شوریٰ انصار اللہ کا ایجنڈا زیر ترتیب ہے جو مجالس شوریٰ کے لئے تجاویز بھجوانا چاہتی ہوں ان سے درخواست ہے کہ تجاویز معین شکل میں لکھ کر مجلس عاملہ مقامی کی منظوری حاصل کرنے کے بعد دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں بھجوا دیں تجاویز بھجوانے کے لئے آخری تاریخ ۱۰ ستمبر ۱۹۶۵ء مقرر کی گئی ہے۔ بعد میں آنے والی تجاویز پر غور نہیں کیا جا سکے گا۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اخبارِ احمدیہ

از ۲۷ر جولائی تا ۲ر اگست ۱۹۶۵ء

(برائے خریدارانِ خطبہ نمبر)

• اس ہفتہ بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی لیکن دو تین دفعہ ضعف اور نقاہت کی تکلیف ہوتی رہی

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

• محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ کو پھوڑے کی تکلیف ہے اب خدا تعالیٰ کے فضل سے آرام ہے۔

• مورخہ ۳۰ جولائی نماز جمعہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے پڑھائی آپ نے اپنے خطبہ میں سورۃ لقمان کے دوسرے رکوع کی تفسیر بیان فرمائی۔ اس رکوع میں بیان شدہ معاشرتی ہدایات پر عمل کرنے اور تکبر سے بچنے والدین کی اطاعت اور خدمت کرنے اور اللہ تعالیٰ کی نعماء پر شکر گذاری اور ہر حال میں انکساری اختیار کرنے کی نصیحت فرمائی۔

• ۲۷ر جولائی کو بعد نماز مغرب حضرت سلطان محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ میں محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے پیشگوئی مصلح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے کارناموں پر تقریر فرمائی۔

• مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ منٹگمری کا ۲۷ جولائی کو لاہور میں اپنڈے سائٹس کا اپریشن بفضل خدا کامیاب رہا۔ احباب ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

• مکرم بابا نواب الدین صاحب سابق مؤذن مسجد دارالفضل قادیان مورخہ ۲۸ جولائی کی رات کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون نماز جنازہ مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے پڑھائی۔ احباب ان کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

• مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ مبلغ سوئٹزرلینڈ مطلع فرماتے ہیں:-

امسال پہلی بار جماعت ہائے احمدیہ یورپ کا جلسہ اگست کے پہلے ہفتہ میں لندن میں منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی شمولیت بھی متوقع ہے۔ احباب اس جلسہ کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

• دوسری تعلیم القرآن کلاس ایک ماہ جاری رہنے کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گئی۔ اس میں گذشتہ سال بہتر کے مقابلہ میں امسال ۱۱۵ احباب نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں ۴۳ مستورات بھی شریک ہو کر قرآنی علوم و معارف سے بہرہ ور ہوئیں۔ مورخہ ۲۹ جولائی کو محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی صدارت میں اختتامی تقریب منعقد ہوئی جس میں صاحبزادہ صاحب موصوف نے کلاس میں شریک ہونے والے احباب کو قیمتی نصائح فرمائیں

• محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل بلڈ پریشر کی تکلیف کی وجہ سے مری سے مجبوراً جلد ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ اب پہلے سے افاقہ ہے۔ احباب آپکی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

• محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ان تمام احباب کا دلی شکریہ ادا کیا ہے۔ جنہوں نے تعمیر ہال خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں ۱۲/۳ روپے ادا کرنے کے وعدہ فرمائے ہیں اور وعدہ کرنیوالے احباب کو جلد ادائیگی کی تحریک کے علاوہ رقوم کی ترسیل براہ راست ان کے نام کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔

• نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر اہتمام

تبصرہ

سیرۃ ابن ہشام

(اردو ایڈیشن مرتبہ مکرم شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی)

آقائے دو جہاں حضور خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بے شمار سوانح عمریاں ہر دور میں، ہر ملک میں اور ہر زبان میں لکھی گئیں۔ کسی انسان کی طاقت نہیں کہ ان سب کی تفصیل اور نام لکھ سکے۔ اس سلسلہ میں سب سے قدیم کتاب جو ہمارے ہاتھوں میں پہنچی وہ سیرۃ ابن ہشام ہے جو دوسری صدی ہجری کے آخر میں لکھی گئی۔ اور آج تک موجود ہے۔ اس عربی کتاب کے بہت سے ترجمے مختلف اوقات میں مختلف زبانوں میں ہوئے مگر ہمارے سامنے اس وقت اس کا اردو ایڈیشن ہے جو خوبصورتی اور نفاست کے ساتھ ۶۲۲ صفحات پر شائع ہوا ہے۔ کاغذ سفید اور عمدہ لگایا گیا ہے۔ تقطیع بڑی ہے چھپائی لکھائی اچھی ہے اور دوسری مرتبہ ۱۹۶۵ء میں چھپی ہے۔ اس کتاب کی افادیت اور اہمیت سے ظاہر ہے کہ آج تک جس شخص نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات لکھنے پر قلم اٹھایا ہے اس نے اس کتاب سے ضرور فائدہ حاصل کیا ہے یہ ایک حقیقت ثابتہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کوئی بھی سوانح نگار اس کتاب سے مستغنی نہیں ہو سکتا۔ نہ اس سے زیادہ قدیم کوئی سوانح عمری حضور علیہ السلام کی موجود ہے اور نہ اس سے زیادہ مستند کوئی تصنیف سیرت نبوی کے متعلق آج تک شائع ہوئی ہے۔ کتاب کی اردو عبارت نہایت سلیس عام فہم اور بامحاورہ ہے۔ اور ساری کتاب مفید حواشی اور ضروری عنوانات سے معمور ہے اور بلاشبہ اس قابل ہے کہ ہر مسلمان کے گھر میں موجود رہے۔ اور ہمارا ہر نوجوان ہر بوڑھا۔ ہر عورت اور ہر لڑکی اسے شوق۔ توجہ اور غور سے پڑھے۔ اور بار بار پڑھے۔

حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کتاب کے متعلق تحریر فرمایا تھا کہ:-

"یہ کتاب بڑی مبسوط اور جامع ہے اور اکثر باتیں چشم دید بیانات پر مبنی ہیں جنہیں مشہور مؤرخ ابن اسحٰق نے جمع کیا تھا اور ان کی کتاب ناپید ہونے پر ابن ہشام نے اس مجموعہ کو دوام کی زندگی عطا کی۔ ابن ہشام کی روایات بڑی جامع۔ بڑی مفصل اور بڑی ہمہ گیر ہیں اور یہ بڑی قابل قدر کتاب ہے۔ آپ نے اس کا اردو میں ترجمہ کر کے مسلمانوں پر اور اردو لٹریچر پر بڑا احسان کیا ہے۔ ترجمہ بہت سلیس۔ سادہ اور بامحاورہ ہے اور آپ کی طرف سے فٹ نوٹوں نے اس میں مزید خوبی اور دلکشی پیدا کر دی ہے" (خاکسار مرزا بشیر احمد)

کتاب کی قیمت پندرہ روپے ہے اور ملنے کا پتہ:- مقبول اکیڈیمی۔ شاہ عالم مارکیٹ۔ لاہور

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نوٹس

چیف کنٹرولر آف پرچیز پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ ایمپریس روڈ۔ لاہور کو مندرجہ ذیل ٹنڈر کے لئے کوٹیشنیں مطلوب ہیں۔

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر مع سٹورز اور مقدار عمل کی مختصر تشریح	قیمت ٹنڈر فارم بشمول خرچہ ڈاک و پیکنگ چارجز (ناقابل واپسی)	خاکے / تصریحات اگر مطلوب ہوں، دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس ایمپریس روڈ لاہور سے درخواست دیکر درج ذیل قیمت کے عوض حاصل کریں۔	تاریخ فروخت	مقررہ تاریخ اور وقت	کھلنے کی تاریخ اور وقت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
	PIC/64/2-65 اصلی قسم کے لوور (LOKYRE) مکمل بمع لائٹ ویٹ ٹرنچ کوچز ۱۷۵۰ عدد	۱۰/- روپے	۱۰/- روپے	۳/۸/۶۵ تا ۳۱/۸/۶۵	۱/۹/۶۵ بوقت ۱۰ بجے صبح	۱/۹/۶۵ بوقت ۱۰/۱ بجے

۲ ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) دفتر زیر دستخطی اور ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز انسپکشن پی ڈبلیو ریلوے کراچی چھاؤنی کے دفتر سے بھی ماسوائے جمعہ کے تمام کارکردگی کے دنوں میں ۹ اور ۱۲ بجے دن کے دوران مندرجہ بالا قیمت کی نقد یا بذریعہ منی آرڈر ادائیگی پر حاصل کئے جا سکتے ہیں (پوسٹل آرڈر۔ چیک۔ بنک ڈرافٹ۔ گارنٹی بانڈ۔ بنک ڈیپازٹ رسید اور نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹ متذکرہ بالا ٹنڈر فارموں کی قیمت کے طور پر قبول نہ ہوں گے۔)

صرف مقررہ فارموں پر موصول ہونے والی پیشکشیں قابل غور ہوں گی۔
ٹنڈر حاضر آمدہ ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔
کوئی ٹنڈر دہندہ اس سلسلہ میں کوئی استفسار یا ترسیل زر زیر دستخطی کے ذاتی نام پر ارسال نہ کریں۔

اے حمید (پی اے ایس)
چیف کنٹرولر آف پرچیز پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور

IPF(L)1833

احمدی جماعتوں کے زیرِ اہتمام

مختلف مقامات پر سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے

مورخہ ۱۲ جولائی کو یوم سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کی مبارک تقریب پر مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں نے خاص اہتمام کے ساتھ جلسے منعقد کئے۔ جن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیاتِ مقدسہ اور سیرۃ طیبہ پر تقاریر کی گئیں۔ ان جلسوں کی کچھ روئیداد گذشتہ اشاعتوں میں شائع ہو چکی ہیں۔ لیکن اتنی کثرت کے ساتھ رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں کہ ان سب کا شائع کرنا مشکل ہے۔ لہٰذا ذیل میں اب صرف ان مقامات کے نام درج کر دئے جاتے ہیں جہاں سے جلسے منعقد کرنے کی اطلاعیں موصول ہوئی ہیں۔

جڑانوالہ۔ لجنہ اماء اللہ منڈی بوریوالہ۔ میرپور آزاد کشمیر۔ راولپنڈی۔ لاٹھیانوالہ ۱۹۲ ضلع لائلپور۔ گوجرہ ضلع لائلپور۔ چک ۹۱-۸ محمود آباد ضلع ملتان۔ چک ۱۴۸ شمالی ضلع سرگودھا۔ چک ۹۶ ضلع لائلپور۔ جھنگ صدر۔ بہاول نگر۔ نارووال۔ پاکپتن۔ ایبٹ آباد چھاؤنی۔ کھنڈو ضلع لاڑکانہ۔ خدام الاحمدیہ انور آباد ضلع لاڑکانہ۔ کمالیہ ضلع لائلپور۔ سعد اللہ پور ضلع گجرات۔ ملتان۔ سنجر چانگ ضلع حیدرآباد سندھ۔ گوٹھ چوہدری نذیر احمد چیمبر ضلع حیدرآباد۔ گونڈل کے ضلع سیالکوٹ۔ مجلس خدام الاحمدیہ مردان۔ بس بادہ لاڑکانہ سندھ ڈوبہ ٹیک سنگھ۔ ننکانہ صاحب۔ بستی احمد پور ضلع ڈیرہ غازیخاں۔ چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا۔ گوٹھ چوہدری اسماعیل۔ باندھی ضلع نواب شاہ۔ حویلیاں ضلع ہزارہ۔ ملتان اور حمہ ضلع سرگودھا۔ دیونہ ماجرا ضلع گجرات۔ چک ۱۲۷ ضلع منٹگمری۔ پاکپتن۔ جہلم۔ مونگ ضلع گجرات۔ چک ۱۲۷ ضلع منٹگمری۔ پاکپتن۔ جہلم۔ مونگ ضلع گجرات۔ علی پور ضلع مظفر گڑھ۔ کوٹ رحمت خاں ظفر آباد۔ لاہیی سندھ۔ پنڈی بھٹیاں۔ قیام پور ضلع گوجرانوالہ۔ لجنہ اماء اللہ کوہاٹ۔ مواضعات دھرم داب کی تحصیلدار۔ چھپنی۔ ڈاور۔ لابیال۔ مل میرا۔ کھڑکن۔ پیلووال صدر تھانی۔ تحصیل چھوٹے کروڑی۔ ضلع خیرپور۔ محمد آباد اسٹیٹ (سابق سندھ) قبولہ ضلع منٹگمری۔ پسرور ڈسکہ۔ جہنڈی پور۔ بلوتولہ۔ کلاس والہ۔ ضلع سیالکوٹ۔ کوٹلی آزاد کشمیر۔ بھکر ضلع میانوالی اوچ شریف ضلع بہاولپور۔ قصور ضلع لاہور۔ دیڑھ چک ۲۹ ضلع شیخوپورہ۔

اعلانات دارالقضا

مکرم چوہدری محمود احمد صاحب اسسٹنٹ ریلیف آفیسر کوالٹی آف واٹر سرکل منٹگمری لاہور نے لکھا ہے کہ میرے والد صاحب مکرم چوہدری شاہ دین صاحب سابق مدرس ٹی آئی ہائی سکول قادیان ۳ / ۲ کو چک ۲۱۹/۶۵ گ ب گنڈا سنگھ والا ضلع لائلپور میں وفات پا گئے ہیں والد صاحب مرحوم کی ذاتی امانت کھاتہ ۸۳۶/۹۹-۲۲۱ رب رخزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ) میں جو رقم مبلغ ۱۳۰۷/۹۰ روپے جمع ہے۔ وہ والد صاحب مرحوم کی وصیت میں بطور حصہ جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے کھاتہ میں منتقل کر دی جائے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

۲۔ میاں علم دین صاحب ابن میاں اللہ دتا صاحب ساکن ربوہ کی درخواست بخلاف میاں محمد ابراہیم صاحب ساکن چک ۱۲۰/ب ضلع رحیم یار خاں و میاں پیر بخش صاحب ساکن چک ساکن چک ۱۱۹/پ ضلع رحیم یار خاں کے فیصلہ قضاء مورخہ ۶۵-۲-۲۳ کی اطلاع آخر الذکر دونوں صاحبان کو معمولی طریق سے نہیں دی جا سکی خلاصہ فیصلہ یہ ہے کہ محمد ابراہیم صاحب مذکور مبلغ ۳۲۰/- روپے اور پیر بخش صاحب مذکور مبلغ ۱۴۰/- روپے علم دین صاحب کو ایک ماہ کے اندر ادا کریں۔ میعاد اپیل ایک ماہ ہے۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

ولادت: میرے بھائی سید محمد افتخار حسین صاحب پسر ڈاکٹر سید اعزاز حسین صاحب مرحوم مجاہد گلپور (بہار) کو اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۶۵ء بروز جمعرات کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے نومولود کا نام سید محمد اقبال حسین تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو والدین کے لئے قرۃ العین اور خادم دین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے خاکسارہ سیدہ طہرہ بیگم حسین ایم اے۔ بی۔ ٹی۔ پرنسپل مریم صدیقہ انگلش اسکول حیدرآباد سندھ

دارالضیافت ربوہ کیلئے عطایاجات

مکرم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب افسر دارالضیافت ربوہ

ماہ جون میں مندرجہ ذیل مخیر احباب کی طرف سے صدقات و عطایاجات کی رقوم موصول ہوئی ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے۔ آمین ثم آمین اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان سب کو دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے اور ہر حال میں حامی و ناصر ہو اور ہر آن شر و بلا سے محفوظ رکھے۔ آمین

(از مرزا انور احمد افسر لنگر خانہ ربوہ)

صدقات

مکرم ثناء اللہ صاحب بیداد پور	۱۱ — ۰۰
" عبدالباسط خاں صاحب گلبرگ لاہور	۲۵ — ۰۰
" میاں محمد یوسف صاحب برائے احمدی بیگم صاحبہ لاہور	۵۰ — ۰۰
" چوہدری عنایت اللہ صاحب راولپنڈی منجانب مرزا مظفر احمد صاحب	۴۵ — ۰۰
" عبدالباسط صاحب انارکلی لاہور	۳۰ — ۰۰
مکرمہ مسز این اے چوہدری کراچی	۱۰۰ — ۰۰
" کیپٹن نواب دین صاحب ربوہ	۳۰ — ۰۰
" ملک حبیب الرحمن صاحب "	۳۰ — ۰۰
" مرزا انور بیگ صاحب "	۳۵ — ۰۰
" ملک بشیر احمد صاحب مجوکہ ضلع سرگودھا بذریعہ خزانہ	۵۰ — ۰۰
مکرمہ سلمیٰ بیگم صاحبہ بیگم حفیظ الرحمن صاحب ناظم آباد کراچی بذریعہ دفتر خدمت درویشاں ربوہ	۳۵ — ۰۰
" چوہدری ظفر علی صاحب گکھڑ ضلع گوجرانوالہ	۳۰ — ۰۰
مسز عبدالحکیم خاں صاحب ناظم آباد کراچی	۵۰ — ۰۰
" شیخ بشیر احمد صاحب بشیر اینڈ کو لاہور	۵۰ — ۰۰
" ملک حبیب الرحمان صاحب ربوہ	۳۵ — ۰۰
" چوہدری محمد شریف صاحب معرفت ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب لاہور	۲۰ — ۰۰
بیگم ڈاکٹر نصیر عنایت اللہ صاحب سرگودھا	۸۰ — ۰۰
" عبدالوحید صاحب پراچہ راولپنڈی	۳۰ — ۰۰
" بشیر احمد صاحب مہیم	۱۰ — ۰۰
" شیخ احمد علی صاحب لاہور بذریعہ دفتر خزانہ۔ ربوہ	۳۰ — ۰۰
" شمس الدین صاحب صراف سیالکوٹ	۴۰ — ۰۰
" کیپٹن نواب دین صاحب ربوہ	۵ — ۰۰
" وسیم الدین صاحب "	۵ — ۰۰
" عبدالمجید صاحب "	۴۰ — ۰۰
" سلطنت المنان خاں صاحب لاہور	۳۰ — ۰۰
سیدہ شاہ رخ صاحبہ اہلیہ محمود عبیداللہ شبولی عدن	۲۵ — ۰۰
" حاجی فضل الدین صاحب ربوہ	۱ — ۰۰

عطیہ جات

از اسم نامعلوم برائے
مکرم شیخ عبدالغنی صاحب مرحوم ربوہ — گندم ۱ بوری

ہمیشہ اپنی
طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ
کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے
(منیجر)

ایک قیمتی کتاب حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام اپنی تحریروں کی رو سے
مؤلفہ سید داؤد احمد

تمام اہم علمی اور دینی امور کے بارے میں حضرت اقدس کی تعلیم کے یکجائی مطالعہ کے لئے آپ کی تحریرات سے اقتباسات تبلیغی کام میں انسائیکلوپیڈیا کا کام دے گی۔

صفحات ۱۳۲۰۔ قیمت مجلد ۲۰ روپے
ملنے کا پتہ:۔ مجلس علمی جامعہ احمدیہ ربوہ

امانت تحریک جدید کے متعلق
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ارشاد

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی"

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق منیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

الفضل کے مشتہرین سے لکھتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں۔
(منیجر)

افروڈور
جرمنی کی ایک نادر دوائی

ذہنی پریشانی، کام کرنے کو جی نہ چاہنا، ذہنی کھچاؤ، چڑچڑاپن، جلد غصہ آجانا، ذہنی انتشار، جلد تھک جانا، بے حد کمزوری، مردانہ بانجھ پن

کیلئے

جرمنی کی بنی افروڈور گولیاں بے حد مفید ہیں۔ استعمال کے ایک ہفتہ بعد آپ اپنے اندر ایک غیر معمولی طاقت اور تندرستی کا احساس پائیں گے،

۵۰ گولیوں کی قیمت علاوہ محصول ڈاک ۱۵/- روپے

شفا میڈیکو
سوداگران انگریزی ادویات چوک میوہسپتال لاہور۔ فون ۶۳۶۹۳ ۳۲۱۱

اہل ربوہ کے لئے
خوشخبری

ہم ربوہ میں لائل پور کاٹن ملز لمیٹڈ کی طرف سے گھی اوّل درجہ۔ ڈبے، ٹن۔ آٹا، میدہ، سوجی، صابن کے ایجنٹ مقرر ہوئے ہیں۔ آپ ربوہ کے دوکاندار سے یہ مال طلب کر سکتے ہیں نہایت عمدہ اور سستا ہے

مبشر ایجنسیز گولبازار ربوہ

جملہ حقوق محفوظ
مایوس العلاج مریضوں کے لئے خوشخبری

اللہ تعالیٰ کے رسول مقبول محمد مصطفیٰ صلعم نے فرمایا ہے لکل داءٍ دواءٌ یعنی ہر مرض کی دوا ہے چنانچہ انسان کو خواہ کیسی تکلیف دہ مرض ہو اس کو لاعلاج سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اس مرض کا صحیح علاج تلاش کرنا چاہیئے بفضل خدا ہمارے ہاں سے مندرجہ ذیل خاص الخاص دوائیں مل سکتی ہیں اگر آپ حاجت مند ہوں تو منگوا کر ضرور فائدہ اٹھائیں۔

	روپے		روپے
دوائے نقص دماغ	۲	دوائے پائیوریا	۲
دوائے بواسیر خونی	۳	دوائے ضعف جگر	۳
دوائے خارش	۳	دوائے گنٹھیا	۳
دوائے بہرہ پن	۴	دوائے دمہ	۴
دوائے کمزوری نظر	۵	دوائے موتیا بند ابتدائی	۵
دوائے ذیابیطس	۹	دوائے تبخیر	۹
دوائے تپ دق (ٹی بی)	۱۰	دوائے پاگل پن	۱۰
دوائے تلی	۳	دوائے سنگرہنی	۳
دوائے امراض مخصوصہ مردانہ	۲۲		

نوٹ:۔ فرمائش کے ساتھ اپنے حالات بھی لکھیں۔
حکیم مخدوم الطاف احمد اکمل الطب والجراحت
دواخانہ فضل میانی (ضلع سرگودھا)

امتحان طبی رجسٹریشن بورڈ کے حل شدہ سوالات پانچ روپیہ میں بک ہیں۔
ادارہ ہومیوپیتھ دھوریہ (کھاریاں) گجرات

ھوالشافی
اٹھرا کا کامیاب علاج
تریاق نسواں

ان گولیوں سے اولاد بھی نرینہ ہوتی ہے
قیمت کورس پندرہ روپے
نیز عورتوں کی پوشیدہ امراض کا تسلی بخش علاج کم از کم خرچ کروانے کے لئے ہم سے خط و کتابت کریں۔

احمدیہ دواخانہ
متصل ٹی آئی پرائمری سکول ربوہ

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار، کیل، پرتل، چیل، کافی تعداد میں موجود ہے، ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں۔

گلوب ٹمبر کارپوریشن ✱ سٹار ٹمبر سٹور ✱ لائل پور ٹمبر سٹور
۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون نمبر ۶۲۲۶۱۸ — ۹۰ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور — راجباہ روڈ لائل پور فون نمبر ۳۷۰۸

تریاق چشم رجسٹرڈ کی خاص تاثیر:۔

کیا خود بھی حیران ہوں اور نہ ہی موجودہ کا دعویٰ ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ کا سرمہ تریاق چشم بڑا لاجواب ہے تین چار دن کی ختم ہو گیا ہے۔ چوہدری نصیر احمد صاحب گوٹھ احمدیہ ضلع تھرپارکر سندھ۔ ہمیں ڈاکٹر اور حکیم بھی بار بار اپنے دواخانہ میں مریضان چشم کے لئے منگواتے ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر حبیب اللہ خان صاحب آف ملتان تحریر فرماتے ہیں پانچ تولہ تریاق چشم بذریعہ وی پی ارسال فرماویں۔ پھر سید الیاس صاحب النہدی ٹوبا ضلع ہزارہ تحریر کرتے ہیں کہ شیشیاں تریاق چشم بذریعہ وی پی ارسال فرما دیں۔ اب آپ خود ہی غور فرمائیں کہ اس سے بڑھ کر تریاق چشم کے مفید ہونے کی یقینی شہادت ہو سکتی ہے تریاق چشم ایک نباتاتی مرکب ہے جو ککرے، کورے، گرے، پھولا، سرخی کو اندر ہی اندر ختم کر دیتا ہے۔ زخم، خارش، دھند، گرد و غبار کی روشنی میں آنکھ کا کھلنا اور پانی بہنا سے محروم رہنا سب کے لئے بے حد مفید ہے چالیس سال کے دوران میں اسسٹنٹ میڈیکل انچارج صاحب اور دیگر نامور ڈاکٹروں اور اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ سے امتیازی سرٹیفکیٹ حاصل کر چکا ہے۔ خدمت خلق کے پیش نظر قیمت وہی ہے جو چالیس سال پہلے مقرر کی گئی تھی۔ قیمت پانچ روپے فی تولہ (نوٹ:۔ اب کوئی صاحب سابقہ پتہ گوٹھ شاہدرہ ضلع گجرات پر آرڈر نہ بھیجیں)

المشتہر:۔ مرزا محمد شریف بیگ منیجر تریاق چشم حویلی منصف نزد سول ہسپتال چنیوٹ ضلع جھنگ

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس
پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور
کی آرام دہ اور دلکش بسوں میں سفر کریں۔

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس انیس روپے

دوسری مرکزی تعلیم القرآن کلاس کی اختتامی تقریب

بقیہ صفحہ اوّل

مکرم گیانی واحد حسین صاحب، مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب، مکرم شیخ عبد القادر صاحب، مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب اور مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب شامل تھے کلاس کے آخر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک پُر معارف تقریر کا ریکارڈ بھی سنایا گیا۔ مزید برآں کلاس میں شامل احباب کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیارت کا شرف بھی حاصل ہُوا۔

اختتامی تقریب کا آغاز

کلاس کے اختتام پر مورخہ ۲۹ جولائی کو چھ بجے شام دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے گراسی پلاٹ دگھاس کے میدان) میں نظارت اصلاح وارشاد نے ایک الوداعی پارٹی کا اہتمام کیا جس میں کلاس کے اساتذہ کرام اور جملہ طلباء کے علاوہ بعض ناظر و وکلاء صاحبان اور محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔

پارٹی کے بعد اختتامی تقریب کا آغاز محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے ہُوا جو مکرم حافظ قاری محمد عاشق صاحب نے کی۔ مکرم ماسٹر محمد انور صاحب آف سیالکوٹ نے قرآن مجید کی شان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک اردو نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے ربوہ میں منعقدہ دوسری مرکزی تعلیم القرآن کلاس کے کوائف پر مشتمل مختصر رپورٹ پیش کی۔ آپ نے کلاس کی غرض وغایت، اس کے انتظامات، اس کے نصاب، طلبہ کی تعداد اور مختلف مضامین کے اساتذہ کا ذکر کرنے کے بعد اساتذہ کرام اور ان علماء کا شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے مختلف موضوعات پر لیکچر دیئے۔ آپ نے مکرم افسر صاحب لنگر خانہ کا بھی شکریہ ادا کیا جنہوں نے باہر سے آنے والے طلبہ کی رہائش اور کھانے وغیرہ کا انتظام کیا اور مہمان نوازی کے فرائض سرانجام دیئے آخر میں آپ نے یہ امر واضح کرتے ہوئے کہ جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد قرآن کی حکومت کو ساری دنیا میں قائم کرنا ہے، اس بات پر زور دیا کہ ہم قرآن مجید کی حکومت کو ساری دنیا میں قائم نہیں کر سکتے جب تک کہ ہم قرآن مجید کا خود مطالعہ نہ کریں اور اس کے علوم و معارف سے آگاہ نہ ہوں اور اس کی تعلیم پر عمل نہ کریں۔ چنانچہ تعلیم القرآن کلاس اسی لئے جاری کی گئی ہے کہ قرآنی علوم کو سمجھنے کا ذوق پیدا ہو اور اس کی تعلیم پر پورے عزم کے ساتھ عمل کیا جائے بعد ازاں کلاس کے متعلق مکرم ماسٹر رحیم بخش صاحب آف سلطان شہر ضلع مظفر گڑھ نے اپنی اردو نظم اور مکرم ماسٹر محمد انور صاحب آف سیالکوٹ نے اپنی پنجابی نظم پیش کی۔

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا اختتامی خطاب

آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے طلبائے کلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ سب دوستوں اور بزرگوں پر جنہوں نے تعلیم القرآن کلاس میں شرکت کی ہے بہت سی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ایک ذمہ داری یہ ہے کہ اس کلاس کو زیادہ کامیاب اور زیادہ مفید بنانے کے سلسلہ میں مرکزی کارکنوں کا ہاتھ بٹائیں۔ کلاس کے دوران آپ کے دماغ میں کلاس کے انتظام، طریق کار، نصاب وغیرہ امور کے متعلق مختلف خیالات آئے ہوں گے کسی نہ کسی امر کے متعلق آپ نے سوچا ہو گا کہ اگر یوں ہوتا تو بہتر ہوتا۔ ایسی تمام تجاویز جو کلاس کو ترقی دینے اور اس کو زیادہ مفید بنانے کے متعلق آپ کے ذہن میں آئی ہوں وہ آپ لکھ کر نظارت اصلاح وارشاد کو بھجوا دیں اگر آپ ایسا کریں گے تو بہت سے مفید مشورے مرکز کو حاصل ہو جائیں گے جن پر عمل درآمد سے کلاس کو ہر لحاظ سے ترقی دینے میں مدد ملے گی یہ صحیح ہے کہ ضروری نہیں کہ ہر تجویز قابل عمل ہو بعض تجویزیں ایسی بھی ہوتی ہیں جن پر عمل کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ تاہم آپ کا فرض یہ ہے کہ آپ اس امر کی پرواہ کئے بغیر کہ آپ کی تجویز قبول بھی ہوتی ہے یا نہیں تجاویز ضرور بھجوائیں جن صاحب کی تجویز پر عمل نہیں ہو سکے گا۔ انہیں بھی کلاس کو ترقی دینے کی نیت کے پیش نظر بہرحال ثواب ضرور مل جائے گا۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے مزید فرمایا دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ صاحبان نے مسلسل ایک ماہ تک علماء کے درس سنے ہیں اور یہ تمام عرصہ آپ کا علم قرآن حاصل کرنے میں گزرا ہے علم اور عمل دونوں کا سلسلہ ہمیشہ سے چلا آرہا ہے علم اس لئے حاصل کیا جاتا ہے کہ اس پر عمل کیا جائے۔ بعض اوقات ہم کسی ایک طرف زیادہ توجہ دے رہے ہوتے ہیں پھر زندگی میں بعض اوقات ایسے بھی آتے ہیں کہ جب ہماری توجہ زیادہ تر عمل کی طرف ہوتی ہے اسی طرح کلاس کے دوران آپ کی توجہ علم حاصل کرنے کی طرف رہی ہے واپس جا کر لازماً آپ کی توجہ اس امر کی طرف ہو گی کہ حاصل کردہ علم پر عمل کریں۔ عمل کے تعلق میں ہم سب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک ارشاد ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیئے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جماعت کو دنیا کے لئے ایک نمونہ بنانا چاہتا ہے یہ فقرہ چھوٹا سا ہے لیکن بات چھوٹی نہیں بلکہ بہت بڑی اور نہایت ہی اہم ہے۔ اگر ہم حضور کے اس ارشاد کی اہمیت کو سمجھتے ہیں تو اس بات کو سمجھنا قطعاً مشکل نہیں کہ ہم دنیا کے لئے نمونہ نہیں بن سکتے جب تک کہ ہم قرآن مجید پر عمل نہ کریں قرآن مجید پر عمل کا مطلب یہ ہے کہ جتنے اوامر و نواہی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان فرمائے ہیں ان سب پر ہم عمل پیرا ہوں۔ اس کے بغیر ہماری زندگیاں قرآن مجید کا عملی نمونہ نہیں بن سکتیں اور ہم تمام دنیا کے لئے نمونہ نہیں قرار پا سکتے۔ پس جب تک ہم پوری طرح چوکس اور بیدار ہو کر زندگی نہیں گذاریں گے اس وقت تک ہماری زندگیاں اسلامی زندگیاں نہیں ہوں گی ذرا سی بھی غفلت کا مطلب یہ ہو گا کہ ہم اسلامی زندگی کے دائرے سے باہر قدم رکھ رہے ہوں گے۔ سر دست میں وقت کی تنگی کے پیش نظر قرآن مجید کے بعض نواہی کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں یعنی ایسی باتوں کی طرف آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں جن سے اللہ تعالیٰ نے بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔

اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے بدظنی، غیبت اور بہتان طرازی سے بچنے کے متعلق قرآن مجید کے واضح احکام کی روشنی میں ان ہر سہ قبیح عادتوں کی مضرت کو وضاحت سے بیان کیا اور ثابت فرمایا کہ ان چیزوں سے مجتنب رہے بغیر معاشرہ میں امن قائم ہو ہی نہیں سکتا۔ آپ نے فرمایا یہ کوئی معمولی احکام نہیں ہیں۔ ان احکام پر عمل درآمد کے ساتھ ہی ہماری روحانی ترقی اور معاشرہ کا امن وابستہ ہے۔ پس ہم میں سے ہر شخص کی یہی کوشش اور یہی دعا ہونی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن مجید پر کماحقہ، عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، یہاں تک کہ ہم میں سے ہر ایک دنیا کے لئے اسلامی تعلیم کا عملی نمونہ بن جائے۔

اس پر اثر خطاب کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے اس طرح تعلیم القرآن کلاس کی یہ اختتامی تقریب اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

فرخا بند کی تعمیر کے متعلق پاکستان نے روس کو خطرے سے آگاہ کر دیا

بھارت کو وزارتی سطح پر بات چیت کی تجویز پیش کر دی گئی

راولپنڈی ۳ اگست۔ فرخا براج کی تعمیر سے مشرقی پاکستان کی اقتصادیات کو جو شدید ترین خطرہ لاحق ہو گیا ہے اس پر غور کرنے کے لئے پاکستان نے بھارت کو وزارتی سطح پر بات چیت کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ تجویز میں کہا گیا ہے کہ پہلے دونوں ملکوں کے ماہرین کی بات چیت ہو اور اس کے بعد وزارتی کانفرنس منعقد کی جائے۔

اس بات کا انکشاف آج قومی اسمبلی میں وزارت خارجہ کے پارلیمانی سیکرٹری مسٹر عبد الاوّل نے کیا۔ انھوں نے کہا کہ بھارت کے اس خطرناک منصوبے کے بارے میں حکومت نے روس کو بھی اپنی تشویش سے آگاہ کر دیا ہے۔ کیونکہ بھارت اس بند کی تعمیر کا سامان روس سے خریدنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

تارکین وطن کی تعداد میں مزید کمی کا فیصلہ

لنڈن ۳ اگست۔ برطانیہ نے غیر ملکی تارکین وطن کی تعداد میں مزید تخفیف کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور اس مقصد کے لئے ایک بل پارلیمنٹ میں پیش کر دیا گیا ہے اس تخفیف کا اثر موجودہ تارکین وطن کی بیویوں بچوں اور طلباء پر نہیں پڑے گا۔ لیکن برطانیہ میں داخلے سے پہلے ان کا سخت طبی معائنہ ہُوا کرے گا۔ تارکین وطن کی تعداد میں تخفیف کے اصول ایک خصوصی کمیٹی کی روشنی میں وضع کئے گئے ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۵۰۵